بسم اللہ الرحمن الرحیم

منشیات کے نقصانات اور ہمارا سماج

جمع وترتیب

محمد عبید اللہ خان قاسمی

بزم خطباء

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا. مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَنَبِیَّنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا. اَمَّا بَعْدُ:

قال اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید والفرقان الحمید:

أعوذ باللہ من الشیطان الرجیم، بسم اللہ الرحمن الرحیم:

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۝۹۰ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَیَصُدَّکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَعَنِ الصَّلٰوۃِ ۚ فَھَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَھُوْنَ۝۹۱ وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ۝۹۲ (المائدہ)

ترجمہ ''اے ایمان والو! شراب، جوا، مورتیاں اور جوئے کے تیر یہ سب ناپاک شیطانی کام ہیں، لہذا ان سے بچو، تاکہ تمہیں فلاح حاصل ہو، شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ تمہارے درمیان دشمنی اور بغض کے بیج ڈال دے، اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روک دے، اب بتاؤ کہ کیا تم ان چیزوں سے باز آجاؤ گے؟ اور اللہ کی اطاعت کرو، اور رسول کا کہنا مانو اور نافرمانی سے بچتے رہو، اور اگر تم اس حکم سے منہ موڑو گے تو جان رکھو کہ ہمارے رسول پر صرف یہ ذمہ داری ہے کہ وہ صاف صاف طریقے سے اللہ کے حکم کی تبلیغ کردیں۔''

لَا یَزَالُ الْعَبْدُ فِیْ فُسْحَۃٍ مِنْ دِیْنِہٖ مَالَمْ یَشْرَبِ الْخَمْرَ. فَاِذَا شَرِبَھَا خَرَقَ اللّٰہُ عَنْہُ سِتْرَہٗ، وَکَانَ الشَّیْطَانُ وَلِیَّہٗ وَسَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ وَرِجْلَہٗ، یَسُوْقُہٗ اِلٰی کُلِّ شَرٍّ، وَیَصْرِفُہٗ عَنْ کُلِّ خَیْرٍ۔ (کنز العمال: ۵/۱۳۷ بحوالہ طبرانی)

ترجمہ: بندہ جب تک شراب نہیں پیتا، دین کے پردے اور لباس میں رہتا ہے، پھر جب وہ شراب پی لیتا ہے تو اللہ اس کا پردہ چاک کردیتا ہے، پھر شیطان اس کا دوست ہی نہیں، بلکہ اس کا کان، اس کی آنکھ، اس کا پیر بن جاتا ہے، اسے ہر شر کی طرف سے کھینچ کر لے جاتا ہے اور اسے ہر خیر سے روک دیتا ہے۔

انسانی عقل کی اہمیت

انسان کو جن نعمتوں سے سرفراز کیا گیا ہے، ان میں ایک عقل و دانائی بھی ہے، یہی عقل ہے جس نے اس کے کمزور ہاتھوں میں پوری کائنات کو مسخر کر رکھا ہے اور اسی صلاحیت کی وجہ سے اللہ نے اس کو دنیا میں خلافت کی ذمہ داری سونپی ہے؛ اسی لیے اسلام میں عقل کو بڑی اہمیت حاصل ہے، قرآن مجید نے بے شمار مواقع پر مسلمانوں کو تدبر اور تفکر کی دعوت دی ہے، تدبر اور تفکر کی حقیقت کیا ہے؟ یہی کہ انسان جن چیزوں کا مشاہدہ کرے اور جو کچھ سنے اور جانے، عقل کو استعمال کر کے اس میں غور و فکر کرے، اور انجانی حقیقتوں اور ان دیکھی سچائیوں کو جاننے اور سمجھنے کی سعی کرے۔

اللہ تعالی نے انسان کو دوسری تمام مخلوقات سے جو الگ امتیازی شان عطا فرمائی ہے وہ امتیازی شان عقل کی وجہ سے عطا فرمائی، دوسری کسی بھی مخلوق کو انسانی عقل کا گرد و غبار تک حاصل نہیں، یہی وہ انسان ہے جس نے اپنی عقل و شعور سے ہوائی جہاز کے پرزے تیار کیے، میزائل اور راکٹ تیار کیے، کمپیوٹر اور سیٹلائٹ تیار کیے، یہی وہ انسان ہے جس کی عقل نے آج ایسا ہوائی جہاز تیار کیا جو بغیر پائلٹ کے دنیا کے ذرہ ذرہ کا پتہ لگاتا ہے، اس عقل کے ذریعے ہر چیز کا تجزیہ کرنے کی صلاحیت ہے؛ اسی لیے قانونِ اسلامی کے ماہرین اور فلاسفہ نے لکھا ہے کہ شریعت کے تمام احکام بنیادی طور پر پانچ مقاصد پر مبنی ہیں، دین کی حفاظت، جان کی حفاظت، نسل کی حفاظت، مال کی حفاظت اور عقل کی حفاظت، گویا عقل اور فکر و نظر کی قوت کو برقرار رکھنا اور اسے خلل اور نقصان سے محفوظ رکھنا اسلام کے بنیادی مقاصد میں سے ایک ہے۔

شراب کی وجہ سے جانوروں سے بدتر ہو جانا

لیکن جب یہی دانشمند اور عقل و شعور کے اعلی درجے کا انسان شراب جیسی ناپاک چیز پر منھ لگا لیتا ہے تو عقل و شعور سے محروم ہو کر جانوروں سے بھی بدتر ہو جاتا ہے، پھر اسے یہاں تک بھی امتیاز نہیں رہتا کہ باپ کون ہے بیٹا کون ہے؟ ماں کون ہے بیوی کون ہے؟ اپنا اور غیر کا فرق تک باقی نہیں رہتا، چوپایوں اور جانوروں میں اتنا شعور تو ضرور ہوتا ہے کہ اپنا کون ہے غیر کون ہے، لیکن شراب پینے کے بعد انسان میں اتنا بھی شروع باقی نہیں رہتا، وہ ایٹمی دماغ وہ برقی صلاحیت سب کچھ خاک میں مل جاتی ہے۔ اور اسی عقل و خرد سے محرومی انسان کو جانوروں سے بھی بدتر بنا دیتی ہے، اور ذلت و خواری کے مہیب گڈھے میں پہونچا دیتی ہے۔

شراب، منشیات اور تمام نشہ آور چیزوں کے استعمال کو شریعت اسلام میں حرام، ناپاک اور مہلک اس لئے بتایا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ انسان انسانیت کے جامے سے باہر آ جاتا ہے اور پھر وہ سب کچھ کر گذرتا ہے جس سے انسانیت اور شرافت شرم سار ہو جائیں، ہمارے موجودہ سماج میں منشیات کا استعمال تیزی سے بڑھتا جا رہا ہے اور خاص طور پر نو جوانوں کا طبقہ اس لت میں بری طرح مبتلا ہوتا جا رہا ہے، صورت حال اس قدر تشویش ناک ہے کہ ہزار ہا ہزار گھر تباہی کے دہانے پر ہیں، خاندان بکھر رہے ہیں، طلاق کی شرح بڑھتی

بزم خطباء ایک ٹیلیگرام چینل ہے، جس میں خطباء کے لیے مواد مہیا کیا جاتا ہے، اپنے دوست احباب کو شامل فرمائیں۔

جارہی ہے، اخلاقی بے راہ روی عام ہوگئی ہے، اور امت کے مستقبل کے معمار جوان اپنا سب کچھ داؤں پر لگاتے جارہے ہیں اور انہیں اپنے طرز عمل کی ہولنا کی اور سنگینی کا احساس تک نہیں ہے۔

شراب کی حرمت قرآن مجید کی روشنی میں

میڈیکل تحقیقات شراب اور دیگر منشیات کے ضرررساں اور ہول ناک نتائج واثرات پر متفق ہوچکی ہیں، سماج میں آدھے سے زیادہ جرائم شراب کے استعمال کے نتیجے میں ہوتے ہیں، اسی لیے اسلام نے جو بہ ہمہ وجوہ فطرت سلیمہ سے ہم آہنگ ہے، شراب پر سخت بندش لگائی ہے، اس وقت کا عرب معاشرہ شراب نوشی میں آخری حدتک غرق تھا، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم سمیت متعدد صحابہ ابتداء سے ہی شراب اور نشہ سے بے انتہا نفور تھے، مدینہ آنے کے بعد کچھ حضرات صحابہ (جن میں حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت معاذ بن جبلؓ سرفہرست ہیں) کو شراب کے مفاسد اور مضرات کا شدت سے احساس ہوا، یہ حضرات خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: شراب انسان کی عقل بھی خراب کرتی ہے اور مال بھی برباد کرتی ہے، اس بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ (معارف القرآن:۱/۴۶۶)

چنانچہ اس کے بعد قرآن کریم نے بتدریج کئی مرحلوں میں شراب کو حرام قطعی قرار دیا۔

پہلے مرحلے میں شراب ونشہ کو اشارۃً خراب اور قبیح چیز (رزق غیر حسن) بتایا گیا، قرآن میں فرمایا گیا: وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ۔ (النحل/٦٧)

اللہ نے تم کو کھجور اور انگور کے میوے دیئے، تم ان سے نشہ بناتے ہو اور اچھی روزی، اس میں عقل والوں کے لئے اللہ کی نشانی ہے۔

اس آیت میں سکر (نشہ) کو رزق حسن (اچھی روزی) کے مقابلہ میں بیان کیا گیا ہے، جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نشہ اچھا رزق نہیں ہے۔

دوسرے مرحلے میں شراب ونشہ میں بڑی خرابی (اثم کبیر) کا ذکر کر کے اس کے نقصانات کی کثرت کو بیان کیا گیا اور ناپسندیدگی کا اظہار کیا گیا۔ (البقرۃ/ ۲۱۹)

حضرت عمرؓ نے یہ آیت سن کر فرمایا: اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شَافِيًا۔ خدایا: شراب کے معاملہ میں ہم کو صریح حکم دے دیجئے۔ (ابن کثیر: ۲/ ۲۲۳، المائدہ)

تیسرے مرحلے میں نشے کی حالت میں نماز نہ پڑھنے کا حکم آیا۔ (النساء/ ۴۳)

مے نوشی کے مضر اثرات ان تین مرحلوں کے ذریعہ دلوں میں راسخ کیے جانے کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک خطبہ میں تمام لوگوں کو آگاہ فرمادیا:

تمہارے رب کو شراب انتہائی ناپسند ہے، اور کچھ بعید نہیں کہ بہت جلد اس کی قطعی حرمت کا حکم آجائے، اس لئے جن کے پاس بھی شراب ہو وہ اسے فوراً فروخت کردیں۔

چنانچہ قرآن نے اگلے مرحلے میں اسے قطعی طور پر حرام قرار دے دیا اور صاف فرمادیا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ. إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ. وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاحْذَرُوا. فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ۔ (المائدہ/۹۲-۹۰)

اے ایمان والو! شراب، جوا، مورتیاں اور جوئے کے تیر یہ سب ناپاک شیطانی کام ہیں، لہذا ان سے بچو، تاکہ تمہیں فلاح حاصل ہو، شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ تمہارے درمیان دشمنی اور بغض کے بیج ڈال دے، اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روک دے، اب بتاؤ کہ کیا تم ان چیزوں سے باز آجاؤ گے؟ اور اللہ کی اطاعت کرو، اور رسول کا کہنا مانو اور نافرمانی سے بچتے رہو، اور اگر تم اس حکم سے منہ موڑوگے تو جان رکھو کہ ہمارے رسول پر صرف یہ ذمہ داری ہے کہ وہ صاف صاف طریقے سے اللہ کے حکم کی تبلیغ کردیں۔

ان آیات میں انتہائی حکیمانہ اور قطعی انداز میں مختلف الفاظ واسالیب کے ذریعہ شراب کی حرمت اور شناعت وقباحت آشکارا فرمائی گئی ہے۔

(۱) شراب کی حرمت کو بت پرستی کے ساتھ ذکر فرمایا گیا، گویا یہ برائی شرک کے مماثل ہے۔

(۲) اسے نجاست وپلیدی قرار دیا گیا۔

(۳) اسے شیطانی عمل بتایا گیا۔

(۴) اس سے بالکلیہ اجتناب ضروری قرار دیا گیا۔

(۵) اس سے اجتناب کو فلاح کا ذریعہ بتایا گیا۔

(۶) اس کی حرمت کا سبب واضح کیا گیا کہ اس سے باہم عداوت ونفرت پیدا ہوتی ہے۔

(۷) واضح کیا گیا کہ نشے کا عادی بنا کر شیطان تم کو اللہ کی یاد اور نماز سے غافل کرتا ہے، اور چونکہ ذکر الٰہی روح کی غذا اور قلب کا سکون ہوتا ہے اور نماز منکرات وفواحش سے رکاوٹ اور قرب الٰہی کا باعث عمل ہے، اور نشے کی لعنت ان دونوں سے غافل کر کے انسان کے دل کو بے سکون، روح کو بے کیف، قرب الٰہی سے محروم اور منکرات وفواحش کا عادی بنا دیتی ہے۔

(۸) اللہ نے زجر وتوبیخ کے انداز میں فرمایا ہے کہ جب شراب کی لعنت اتنی خرابیوں کا مجموعہ ہے تو کیا پھر بھی تم اس سے باز نہیں آؤگے؟

(۹) اللہ ورسول کی اطاعت فرض ہے اور اس کا تقاضا شراب ونشہ سے مکمل گریز ہے۔

(۱۰) سختی سے فرمادیا گیا کہ یہ حکم الٰہی ہے، اس سے اعراض کروگے تو نتیجے کے ذمہ دار خود ہوگے، رسول کے ذمے حق پہونچانا ہے، وہ پہونچا چکے، ماننا تمہارے ذمے ہے، نہیں مانوگے تو خود نقصان اٹھاؤگے۔

جب شراب کی حرمت کا یہ قطعی حکم شریعت کی طرف سے آیا تھا تو یک لخت تمام صحابہ نے شراب چھوڑ دی تھی، مدینہ کی گلیوں میں شراب کے مٹکے توڑ دیے گئے، سڑکوں پر شراب بہادی گئی، چونکہ ان آیات میں بیداریٔ ضمیر کے لیے اور فطرت انسانی کو سلامت رکھنے کے لیے امتحاناً یہ سوال بھی اللہ نے کیا ہے کہ کیا اب بھی تم اتنی بری اور ناپاک شیطانی لعنت سے باز نہیں آ ؤگے؟ روایات میں آتا ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے یہ سن کر فرمایا تھا کہ: اے پروردگار: ہم باز آ گئے، اب ہم کبھی شراب کے قریب بھی نہیں جائیں گے۔(ابوداؤد/ ۳۶۷۰،تفسیر ابن کثیر: المائدہ)

چنانچہ قرآن، احادیث، آثار صحابہ وتابعین، امت مسلمہ کے تمام فرقے (بلا اختلاف مسلک ومشرب) سب شراب اور نشہ آور چیزوں کی حرمت پر متفق ہیں۔

شراب کی حرمت احادیث مبارکہ کی روشنی میں

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات وفرمودات میں شراب، نشہ اور منشیات اور ان میں کسی بھی انداز سے مبتلا اور مشغول افراد کے لیے لعنت اور قباحت اور وعید کے الفاظ کثرت وصراحت کے ساتھ ملتے ہیں، ذیل میں چند احادیث ذکر کی جاتی ہیں:

شراب نوشی ایمان کے نور سے محرومی ہے

ارشاد نبوی ہے:وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔ (بخاری/۵۵۷۸) شرابی شراب پیتے وقت مومن نہیں رہتا۔

ایک روایت میں وارد ہوا ہے:مَنْ زَنٰى وَشَرِبَ الْخَمْرَ، نَزَعَ اللهُ مِنْهُ الْاِيْمَانَ كَمَا يَخْلَعُ الْاِنْسَانُ الْقَمِيْصَ مِنْ رَأْسِهٖ۔(الحاکم/۲۲:۱، الکبائر للذھبی/۸۲) جو زنا کرتا ہے اور شراب نوشی کرتا ہے، اللہ اس سے ایمان کو اسی طرح نکال لیتا ہے جیسے انسان اپنے سر سے کپڑا اتارتا ہے۔

ابو ہریرہ سے منقول ہے:مَنْ شَرِبَ خَمْرًا أَخْرَجَ نُوْرُ الْاِيْمَانِ مِنْ جَوْفِهٖ۔(کنزالعمال/۱۳۸:۵) جو شراب پیتا ہے اس کے اندر سے ایمان کا نور نکل جاتا ہے۔

ایک حدیث میں آیا ہے:اِذَا تَنَاوَلَ الْعَبْدُ كَأْسَ الْخَمْرِ بِيَدِهٖ نَاشَدَهُ الْاِيْمَانُ بِاللهِ:لَا تُدْخِلْهُ عَلَيَّ، فَاِنِّيْ لَا أَسْتَقِرُّ أَنَا وَهُوَ فِيْ وِعَاءٍ وَاحِدٍ، فَاِنْ أَبٰى وَشَرِبَهٗ نَفَرَ الْاِيْمَانُ مِنْهُ نَفْرَةً لَنْ يَعُوْدَ اِلَيْهِ أَرْبَعِيْنَ صَبَاحاً، فَاِنْ تَابَ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ، وَسَلَبَهٗ مِنْ عَقْلِهٖ شَيْئاً لَا يَعُوْدُ اِلَيْهِ أَبَداً۔ (کنزالعمال:۱۴۱/۵ بحوالہ دیلمی بروایت ابی ہریرۃ)

جب بندہ شراب کا جام اپنے ہاتھ میں لیتا ہے تو اس کے اندر کا ایمان اسے قسم دیتا ہے: اسے میرے پاس مت لاؤ، میں اور یہ جام شراب ایک جگہ نہیں رہ سکتے، پھر اگر بندہ نہیں مانتا اور شراب پی لیتا ہے تو ایمان اس سے اس طرح بدکتا ہے کہ چالیس دن تک واپس نہیں لوٹتا، پھر اگر بندہ توبہ کرتا ہے تو اللہ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے، شراب سے اس کی عقل کا ایک حصہ سلب ہو جاتا ہے جو کبھی اسے دوبارہ حاصل نہیں ہو پاتا۔

چنانچہ جو شخص شراب کو جائز سمجھ کر پیتا ہے وہ واقعی ایمان سے خارج ہوجاتا ہے، اور جو حرام سمجھتا ہے پھر بھی پیتا ہے وہ ایمان کے کمال سے محروم ہوجاتا ہے، اور من جانب اللہ نور ایمان اس سے سلب کرلیا جاتا ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ طاعات سے اس کی طبیعت اچاٹ اور معاصی کی طرف راغب ہوجاتی ہے، پھر اس کا تعارف صاحب ایمان اور نیک انسانوں کے بجائے مے نوش اور شرابی کے لقب سے ہونے لگتا ہے، اور پھر اگر مے نوشی کی یہ عادت لت بن جائے تو انجام کار ایمان ویقین سے محرومی کا ذریعہ ہوجاتی ہے، انہیں تمام حقائق کو زبان نبوت میں اس بلیغ، جامع اور مختصر تعبیر میں بیان کردیا گیا ہے کہ مے نوش حالت مے نوشی میں مومن نہیں رہتا۔

شراب نوشی کی عادت شرک کے مماثل عمل ہے

حدیث پاک میں ارشاد فرمایا گیا: مُدْمِنُ الْخَمْرِ کَعَابِدِ وَثَنٍ۔ (ابن ماجہ/۳۳۷۵) شراب کا عادی مجرم بت پرست کی مانند ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس کا بیان ہے: لَمَّا حُرِّمَتِ الْخَمْرُ مَشَی أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْضُھُمْ إِلَی بَعْضٍ، وَقَالُوا: حُرِّمَتِ الْخَمْرُ، وَجُعِلَتْ عِدْلاً لِلشِّرْكِ۔ (الترغیب والترھیب للمنذری/۳:۲۶۰)

جب شراب کی حرمت کا حکم آیا تو صحابہ کی باہم ملاقات ہوئی اور وہ کہنے لگے: شراب حرام کی جاچکی ہے اور اسے شرک کے مماثل جرم قرار دیا گیا ہے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری کا فرمان ہے: مَا أُبَالِيْ شَرِبْتُ الْخَمْرَ أَوْ عَبَدْتُ ھٰذِہِ السَّارِيَةَ مِنْ دُوْنِ اللہِ عَزَّوَجَلَّ۔ (النسائی/۸:۳۱۴) مجھے فرق نہیں معلوم ہوتا کہ میں شراب پیوں یا اللہ کے بجائے اس ستون کو معبود بنالوں۔

یعنی دونوں جرم تقریباً یکساں ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی فرماتے ہیں: مَنْ مَاتَ مُدْمِناً لِلْخَمْرِ مَاتَ کَعَابِدِ اللَّاتِ وَالْعُزّٰی۔ (الکبائر للذھبی/۸۲) جو شراب کا عادی ہو اور اسی حال میں مرجائے، اس کی موت لات وعزی بتوں کی پرستش کرنے والے کی موت جیسی ہوگی۔

حضرت معاذ و ابو درداء دونوں سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: أَوَّلُ مَا نَھَانِيْ عَنْہُ رَبِّيْ بَعْدَ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ شُرْبُ الْخَمْرِ۔ (کنز العمال/۵:۱۳۷) میرے رب نے بت پرستی سے منع کرنے کے بعد مجھے سب سے پہلے شراب نوشی سے منع فرمایا۔

شراب تمام فواحش اور خبائث کی جڑ اور اصل ہے

ارشاد نبوی ہے: وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ، فَإِنَّھَا مِفْتَاحُ کُلِّ شَرٍّ۔ (ابن ماجہ/۳۳۷۱) شراب مت پیو، اس لیے کہ وہ شر کی کنجی ہے۔

عبرتناک واقعہ

حضرت عثمان غنیؓ کا ارشاد ہے:اِجْتَنِبُوا الْخَمْرَ، فَإِنَّهَا أُمُّ الْخَبَائِثِ، إِنَّهُ كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ خَلَا قَبْلَكُمْ يَتَعَبَّدُ، فَعَلِقَتْهُ امْرَأَةٌ غَوِيَّةٌ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ جَارِيَتَهَا فَقَالَتْ لَهُ: إِنَّا نَدْعُوكَ لِلشَّهَادَةِ، فَانْطَلَقَ مَعَ جَارِيَتِهَا، فَطَفِقَتْ كُلَّمَا دَخَلَ بَابًا أَغْلَقَتْهُ دُونَهُ، حَتَّى أَفْضَى إِلَى امْرَأَةٍ وَضِيئَةٍ عِنْدَهَا غُلَامٌ وَبَاطِيَةُ خَمْرٍ، فَقَالَتْ: إِنِّي وَاللهِ مَا دَعَوْتُكَ لِلشَّهَادَةِ وَلَكِنْ دَعَوْتُكَ لِتَقَعَ عَلَيَّ، أَوْ تَشْرَبَ مِنْ هَذِهِ الْخَمْرَةِ كَأْسًا، أَوْ تَقْتُلَ هَذَا الْغُلَامَ، قَالَ فَاسْقِينِي مِنْ هَذَا الْخَمْرِ كَأْسًا، فَسَقَتْهُ كَأْسًا، قَالَ: زِيدُونِي، فَلَمْ يَرِمْ حَتَّى وَقَعَ عَلَيْهَا، وَقَتَلَ النَّفْسَ، فَاجْتَنِبُوا الْخَمْرَ، فَإِنَّهَا وَاللهِ لَا يَجْتَمِعُ الْإِيمَانُ وَإِدْمَانُ الْخَمْرِ إِلَّا لَيُوشِكُ أَنْ يُخْرِجَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ۔(نسائی/۵۶۶۹)

شراب سے بچو، وہ ہر گناہ کی جڑ ہے، پچھلی امتوں میں ایک عبادت گزار آدمی تھا جو عورتوں سے بالکل الگ رہتا تھا، ایک بدکار عورت اس کے پیچھے لگ گئی، اور اس نے اپنی باندی کو اس کے پاس بھیجا اور کہلوایا کہ ایک معاملہ میں گواہی کے لئے آپ کی ضرورت ہے، اور اس بہانے سے اس شریف آدمی کو گھر کے اندر لے گئی، دروازہ بند کردیا، وہ عورت خود بے انتہا خوبصورت تھی، اس کمرے میں شراب کا مٹکا بھی تھا، اور ایک کم سن بچہ بھی تھا، عورت نے اس عابد سے کہا کہ اگر تم نجات اور رسوائی سے بچاؤ چاہتے ہو تو تین کاموں میں سے ایک کام کرنا ہوگا:(۱) یا تو شراب کا جام پیو(۲) یا اس بچے کو قتل کرو(۳) یا زنا کرو، اس عابد نے زنا اور قتل کو زیادہ سنگین اور شراب کو نسبۃً کم خطرناک سمجھ کر شراب پینا منظور کرلیا، شراب کا ایک جام پی کر ایسا مست ہوا کہ پھر جام پر جام پیتا چلا گیا، اور نشہ اس قدر چھا گیا کہ پھر بچے کو بھی قتل کیا اور زنا بھی کیا، شراب کی عادت انسان کو اسی طرح رسوا کرتی ہے اور بسا اوقات ایمان سے بھی محروم کردیتی ہے۔

معلوم ہوا کہ شراب اور نشے کی لعنت بدکاری کا زینہ ہے، موجودہ دور میں حرام کاری اور بے راہ روی کا ایک مؤثر ذریعہ شراب نوشی اور نشہ آور چیزوں کے استعمال کا بڑھتا ہوا رجحان ہے، شراب نوشی ایک متعدی جرم ہے، یہ دوسرے بے شمار جرائم کا سبب بنتی ہے، یہ انسان کی عائلی زندگی کو ملیا میٹ کرڈالنے والی چیز بھی ہے، شراب کے رسیا افراد کی ازدواجی زندگی جہنم بن جاتی ہے، ایسے لوگ خود بھی جنسی بے راہ روی میں مبتلا ہوتے ہیں، بسا اوقات ان کے اہل وعیال بھی اسی راہ پر چل پڑتے ہیں اسی لیے شریعت نے اسے ام الخبائث (تمام برائیوں کی جڑ اور اصل) قرار دیا ہے، ایک حدیث میں الفاظ ہیں: اَلْخَمْرُ أُمُّ الْفَوَاحِشِ وَأَكْبَرُ الْكَبَائِرِ، وَمَنْ شَرِبَهَا وَقَعَ عَلَى أُمِّهِ وَخَالَتِهِ وَعَمَّتِهِ۔(کنز العمال/۵:۱۳۸) شراب تمام بے حیائیوں کی اصل اور بڑے گناہوں میں بدترین گناہ ہے، اور جس نے اسے پیا، ممکن ہے کہ وہ اپنی ماں، خالہ اور چچی کے ساتھ بری حرکت کر بیٹھے۔

امریکی محکمہ انصاف کے بیورو آف جسٹس کے ایک سروے کے مطابق صرف ۱۹۹۶ء میں امریکہ میں یومیہ زنا بالجبر کے ۲۷۱۳ واقعات پیش آئے، ان زانیوں کی اکثریت نشہ میں مدہوش پائی گئی، اعداد وشمار کے مطابق امریکی معاشرہ میں ہر ۱۲/ میں سے ایک شخص اپنی محرم خواتین سے زنا کے جرم میں ملوث ہوتا ہے، ایسے تمام واقعات میں دونوں فریق یا ایک فریق کم از کم نشہ میں ہوتے ہیں۔(اسلام پر چالیس اعتراضات کے عقلی ونقلی جواب)

واقعہ یہی ہے کہ شراب کا نشہ انسان کو عقل سے اس طرح محروم کر دیتا ہے کہ اس میں خیر وشر، اچھے برے، حتی کی بیوی اور بہن تک میں امتیاز کی صلاحیت باقی نہیں رہ جاتی۔

امام حاکم نے صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا: وفات نبوی کے بعد حضرت ابوبکرؓ، عمرؓ اور کچھ صحابہ بیٹھے اور سب سے بدترین گناہ کا تذکرہ ہونے لگا، پھر ان حضرات نے مجھے حضرت عبداللہ بن عمرو کی خدمت میں بھیجا کہ جاؤ ان سے دریافت کر کے آؤ کہ بدترین گناہ کون سا ہے؟ انہوں نے فرمایا: سب سے بدترین گناہ شراب نوشی ہے، میں نے واپس آ کر بتایا تو یہ سب حضرات تعجب کرنے لگے، اور فوراً حضرت عبداللہ بن عمرو کے پاس پہونچے اور اپنے تعجب کے اظہار کیا، اس پر حضرت عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: إِنَّ مَلِكاً مِنْ مُلُوكِ بَنِي إِسْرَائِيلَ اَخَذَ رَجُلاً فَخَيَّرَ بَيْنَ أَنْ يَشْرَبَ الْخَمْرَ أَوْ يَقْتُلَ نَفْساً أَوْ يَزْنِيَ أَوْ يَأْكُلَ لَحْمَ خِنْزِيرٍ أَوْ يَقْتُلُوهُ فَاخْتَارَ الْخَمْرَ، وَإِنَّهُ لَمَّا شَرِبَهَا لَمْ يَمْتَنِعْ مِنْ شَيْءٍ أَرَادَ مِنْهُ۔ بنی اسرائیل کے ایک بادشاہ نے ایک آدمی کو گرفتار کیا اور اسے اختیار دیا کہ یا تو شراب پیو، یا فلاں کو قتل کر دو، یا زنا کا ارتکاب کرو، یا خنزیر کا گوشت کھاؤ، ورنہ تمہیں قتل کر دیا جائے گا، اس آدمی نے شراب پینا پسند کیا، پھر جب شراب پی چکا تو نشے کی بدمستی نے اس سے بقیہ جرائم (قتل، زنا، خنزیر خوری) سب کرا لئے۔ (الخمر رجس: نبیل محمود/ ۱۵)

حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ شراب سے مجھ کو اتنی نفرت ہے کہ اگر کسی تالاب میں شراب کا ایک قطرہ ڈال دیا جائے، پھر اس کے پانی سے گارا بنایا جائے، اور اس گارے سے مسجد بنائی جائے تو میں اس مسجد میں نماز نہیں پڑھوں گا، اگر کسی کنویں میں شراب کا ایک قطرہ ڈال دیا جائے، پھر اس کنویں پر مینار بنا دیا جائے تو میں اس پر چڑھ کر اذان نہیں دوں گا۔ (ایضاً)

حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں بنی ثقیف کے ایک شخص ''رویشد'' نامی کی دوکان اس بنیاد پر جلا دی گئی کہ وہ خفیہ طور پر شراب بیچتا تھا، ایک دوسرے موقع پر ایک پورا گاؤں حضرت عمرؓ کے حکم سے اس لئے جلا دیا گیا کہ وہاں خفیہ طریقے سے شراب کی کشید اور فروخت کا کاروبار جاری تھا۔

روایات میں یہ بھی آتا ہے کہ جو لوگ منع کرنے کے باوجود شراب سے باز نہیں آتے، ان سے جنگ کی جائے، وہ اسی قابل ہیں۔ (ابوداؤد: الاشربۃ: باب شرب الخمر)

حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے منقول ہے: لَا تَعُودُوا شُرَّابَ الْخَمْرِ إِذَا مَرِضُوا، وَلَا تُسَلِّمُوا عَلَى شَرَبَةِ الْخَمْرِ۔ (الکبائر للذھبی/۸۴، فتح الباری/۱۱: ۴۲)

شراب نوش بیمار ہوں تو ان کی عیادت مت کرو، اور شراب نوشوں کو سلام مت کرو۔ یعنی ان کا جرم اس قابل ہے کہ ان کا بائیکاٹ اور مقاطعہ کیا جائے۔

ارشاد نبوی ہے: مَنْ شَرِبَ شَرَاباً يَذْهَبُ بِعَقْلِهِ فَقَدْ اَتَى بَاباً مِنْ اَبْوَابِ الْكَبَائِرِ۔

جو عقل کو ختم کرنے والی شراب پیتا ہے وہ بدترین کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرتا ہے۔ (شعب الایمان: بیہقی: باب فی المطاعم والمشارب: ۵/ ۱۳)

منشیات کے فروغ میں کسی بھی نوع کی حصہ داری ملعون حرکت ہے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف شراب کو حرام اور نجس قرار دینے پر اکتفا نہیں فرمائی ہے، بلکہ اس سے کسی بھی نوع کا تعلق رکھنے اور اس کے فروغ و اشاعت میں کسی بھی طرح کی شرکت کو قابل لعنت جرم قرار دیا ہے۔

لُعِنَتِ الْخَمْرُ عَلَى عَشَرَةِ أَوْجُهٍ: بِعَيْنِهَا، وَعَاصِرِهَا، وَمُعْتَصِرِهَا، وَبَائِعِهَا، وَمُبْتَاعِهَا، وَ حَامِلِهَا، وَالْمَحْمُولَةِ إِلَيْهِ، وَآكِلِ ثَمَنِهَا، وَشَارِبِهَا، وَسَاقِيهَا۔ (ابن ماجه/۳۳۸۰)

دس طریقوں سے شراب کو ملعون قرار دیا گیا ہے: (۱) بذات خود شراب (۲) شراب بنانے والا (۳) شراب بنوانے والا (۴) شراب فروخت کرنے والا (۵) شراب خریدنے والا (۶) شراب اٹھا کر لے جانے والا (۷) جس کی طرف اٹھا کر شراب لے جائی جائے (۸) شراب کی قیمت کھانے والا (۹) شراب پینے والا (۱۰) شراب پلانے والا۔

چنانچہ شراب نوشی، اس کی خرید و فروخت، شراب کے کارخانے میں کسی بھی طرح کا عمل سب حرام قرار دے دیا گیا ہے، اور حرمت کے ساتھ شراب کی ناپاکی اور جسم یا لباس پر لگ جانے کی صورت میں ان کا دھونا ضروری ہونا بھی متفق علیہ مسئلہ ہے، بعض لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا کہ ہم شراب یہودیوں کو تحفۃً کیوں نہ دے دیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس اللہ نے شراب حرام کردی ہے اس نے اسے تحفۃ دینے سے بھی منع فرمادیا ہے۔

بعض حضرات نے اجازت چاہی کہ ہم شراب کو سرکہ میں تبدیل کیوں نہ کرلیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بھی منع فرمادیا، بعض لوگوں کے پوچھنے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دواء کے طور پر استعمال کرنے سے بھی روک دیا۔

شراب کی نفرت دلوں میں بٹھانے کے لیے ابتدائی دور میں ان برتنوں کا استعمال بھی ممنوع قرار دے دیا گیا جن میں شراب پی جاتی تھی، روایات میں یہ بھی آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے مشکیزے اور مٹکے میدان بقیع میں جمع کرائے، اور صحابہ کی موجودگی میں ان کی طرف اشارہ فرما کر شراب کی حرمت کا اعلان بھی کیا اور شراب میں کسی بھی طرح کا تعاون کرنے والے کو ملعون بھی بتایا، پھر چھری منگوائی اور تمام مشکیں پھاڑ ڈالیں اور تمام مٹکے توڑ ڈالے۔ (ابن کثیر: المائدہ)

اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کی مکمل حرمت اور اس کے تئیں مکمل نفرت کا اعلان و اظہار فرمادیا، حضرت عائشہؓ کے اقوال میں یہ بھی منقول ہے کہ وہ خواتین کو کنگھی اور زیب و زینت اختیار کرنے کے عمل میں شراب و نشہ کی چیزیں کسی بھی انداز میں استعمال کرنے سے سختی سے منع فرماتی تھیں۔ (شعب الایمان: بیہقی: باب فی المطاعم والمشارب: ۵/ ۱۸)

بلکہ روایات میں یہاں تک آیا ہے:

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ, فَلَا يَقْعُدَنَّ عَلَى مَائِدَةٍ يُدَارُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ۔ (مسند احمد: ۱/۱۲۵)

جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ ہرگز ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جہاں شراب کا دور چل رہا ہو۔

اس حدیث پاک پر غور فرمایا جائے کہ زبان نبوت سے کس طرح شراب کے تعلق سے نفرت اور کراہیت کی تخم ریزی اہل

ایمان کے ذہنوں میں کی جارہی ہے، اور ایسے ہوٹلوں، مقامات، پروگراموں اور تقریبات میں حصہ لینے پر بندش لگائی جارہی ہے جہاں شراب علانیہ طور پر پلائی جاتی ہے اور اس کا دور چلتا ہے، اس ارشاد نبوی کی معنویت معاصر حالات میں ہر عام وخاص کے سامنے بہت نمایاں ہوکر آگئی ہے کہ فضائی سفر ہو یا زمینی، تقریبات ہوں یا پروگرام، شراب اور اس کے متعلقات کی لعنت ہر طرف نظر آتی ہے۔

شراب گمراہی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے

روایات میں وارد ہوا ہے کہ شب معراج میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو پیالے لائے گئے، ایک شراب کا، دوسرا دودھ کا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ کا پیالہ لے لیا، اس پر حضرت جبریل نے فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ، لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ۔ (نسائی/۵۶۶۰) اللہ کا شکر ہے کہ آپ نے فطرت کو اختیار کیا، اگر آپ شراب کا پیالہ لے لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہوجاتی۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ شراب خلاف فطرت چیز ہے، اور اس راستے سے گمراہی بہت جلد اپنی جگہ بناتی ہے۔

شراب کی عادت اپنے کو شیطان کا مستقل تابع وغلام بنالینا ہے

شراب ونشہ کی عادت انسان کو ہوش وخرد سے بیگانہ کردیتی ہے، اور انسان کو مکمل طور پر شیطان کے کنٹرول میں پہنچا دیتی ہے، ایسا شخص شیطان کا غلام وتابع بن کر ہر وہ حرکت کرتا ہے جو اسے تباہ وبرباد کرڈالے، ایک حدیث میں اس حقیقت کو انتہائی صریح الفاظ و انداز میں یوں بیان کیا گیا ہے: لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِي فُسْحَةٍ مِنْ دِيْنِهِ مَالَمْ يَشْرَبِ الْخَمْرَ، فَإِذَا شَرِبَهَا خَرَقَ اللهُ عَنْهُ سِتْرَهُ وَكَانَ الشَّيْطَانُ وَلِيَّهُ وَسَمْعَهُ وَبَصَرَهُ وَرِجْلَهُ، يَسُوْقُهُ إِلَى كُلِّ شَرٍّ، وَيَصْرِفُهُ عَنْ كُلِّ خَيْرٍ (کنز العمال:۵/۱۳۰) بندہ جب تک شراب نہیں پیتا، دین کے پردے اور لباس میں رہتا ہے، پھر جب وہ شراب پی لیتا ہے تو اللہ اس کا پردہ چاک کردیتا ہے، پھر شیطان اس کا دوست ہی نہیں، بلکہ اس کا کان، اس کی آنکھ، اس کا پیر بن جاتا ہے، اسے ہر شر کی طرف سے کھینچ کرلے جاتا ہے اور اسے ہر خیر سے روک دیتا ہے۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ ابلیس کا یہ کہنا ہے: إِذَا سَكِرَ أَحَدُهُمْ أَخَذْنَا بِخِزَامَتِهِ، قُدْنَاهُ حَيْثُ شِئْنَا، وَعَمِلَ لَنَا بِمَا أَحْبَبْنَا۔ کچھ چیزوں میں آدم کی اولاد نے مجھے ضرور عاجز وناکام بنادیا ہے، ان میں میرا بس نہیں چل پاتا، لیکن کچھ چیزیں ایسی بھی ہیں، جن میں وہ مجھے بے بس وناکام نہیں کرسکتے، ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب ان میں سے کوئی نشہ میں ہوتا ہے، بے بس ہوجاتا ہے، مکمل ہمارے قبضہ میں آجاتا ہے، ہم اس کی نکیل پکڑتے ہیں، اور جہاں چاہتے ہیں لے جاتے ہیں، اور جو چاہتے ہیں کراتے ہیں، اسے کرنا ہوتا ہے۔ (شعب الایمان: بیہقی: باب فی المطاعم والمشارب: ۵/ ۱۳)

شراب نوشی کے ساتھ دعائیں قبول نہیں ہوتیں

دعاؤں کا قبول نہ ہونا اللہ کی طرف سے ایک بڑا عذاب اور اس کے غضب کا واضح اعلان ہے، احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ وہ اعمال جن کی نحوست سے بندہ کی دعاء اللہ کی بارگاہ میں مقام قبول پانے سے محروم رہ جاتی ہے، ان میں ایک عمل شراب نوشی بھی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ وَضَعَ الْخَمْرَ عَلَى كَفِّهِ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ دَعْوَةٌ۔ (کنز العمال: ۵/۱۳۸) جو اپنے ہاتھ میں شراب لیتا ہے (تاکہ پیے) اس کی کوئی دعا قبول نہیں ہوتی۔

مے نوشی اللہ کی رحمت سے دوری کا سبب ہے

احادیث میں جگہ جگہ یہ صراحت آئی ہے کہ شراب ونشہ کی لعنت انسان کو اللہ کی رحمت سے محروم اور ملائکہ رحمت سے دور کردیتی ہے، حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے: ثَلَاثَةٌ لَا تَقْرَبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ: اَلْجُنُبُ، وَالسَّكْرَانُ، وَالْمُتَضَمِّخُ بِالْخَلُوقِ۔ (الترغیب و الترھیب للمنذری/۲۶۱:۳) تین بدنصیب ایسے ہیں کہ رحمت کے فرشتے ان کے قریب بھی نہیں آتے: (۱) جنبی (وہ ناپاک جو جان بوجھ کر پاکی حاصل کرنے میں تاخیر اور کوتاہی کرے۔) (۲) نشہ میں بدمست (۳) وہ مرد جو (عورتوں کے لئے مخصوص) خوشبو میں ہمہ وقت لت پت رہتا ہو۔

شراب ونشہ کی لعنت دنیا ہی میں اللہ کے عذاب کو دعوت دیتی ہے

مختلف احادیث میں اس طرح کا مضمون آیا ہے کہ جو معاشرہ شراب کا عادی ہوجاتا ہے، وہ اپنے عمل سے اللہ کے عذاب اور غضب کو دعوت دینے والا بن جاتا ہے، اور عجب نہیں کہ اللہ کا عذاب ایسے لوگوں پر ٹوٹ پڑے، واضح رہے کہ عذاب الٰہی مختلف شکلوں میں آتا ہے، سیلاب، زلزلہ، قحط، دشمن کا تسلط، رزق کی بے برکتی، یہ سب غضب الٰہی کے مظاہر ہیں، اور ایسے نمونے دنیا میں جا بجا نظر آتے ہیں۔

حضرت انسؓ سے مروی ہے: لَيَكُوْنَنَّ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَمَسْخٌ، وَذَالِكَ اِذَا شَرِبُوا الْخَمْرَ وَاتَّخَذُوا الْقَيْنَاتِ وَضَرَبُوْا بِالْمَعَازِفِ۔ (کنز العمال: ۵/۱۳۷)

اس امت میں بھی زیر زمین دھنسا دیئے جانے، پتھروں کی بارش اور شکلیں صورتیں بگاڑ دیئے جانے کا عذاب آکر رہے گا، اور یہ اس وقت ہوگا جب لوگ شراب کے رسیا ہوجائیں گے، رقاصائیں عام ہوجائیں گی، اور رقص وسرود کی محفلیں خوب سجیں گی۔

حضرت ابو مالک اشعریؓ سے مروی ہے: لَيَشْرَبَنَّ اُنَاسٌ مِنْ اُمَّتِي الْخَمْرَ، يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا، وَيُضْرَبُ عَلٰى رُؤُوْسِهِمْ بِالْمَعَازِفِ وَالْقَيْنَاتِ، يَخْسِفُ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ، وَيَجْعَلُ مِنْهُمْ قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ۔ (ایضاً)

میری امت ضرور کچھ لوگ ایسا کریں گے کہ وہ شراب کا نام بدل بدل کر استعمال کریں گے، رقص وسرود میں مبتلا ہوں گے، اللہ ان کو

زمین میں دھنسا دے گا، اور انہیں بندر و خنزیر بھی بنا دے گا۔

شراب نوشی کی ہولناک اخروی سزائیں

احادیث میں جابجا شراب نوشی کی بدترین اخروی سزاؤں کا ذکر آیا ہے، ایک حدیث میں تو یہاں تک فرمایا گیا:

مَنْ مَاتَ مُدْمِنَ الْخَمْرِ سَقَاهُ اللهُ مِنْ نَهْرِ الْغُوطَةِ، وَهُوَ نَهْرٌ يَجْرِي مِنْ فُرُوجِ الْمُومِسَاتِ، يُؤْذِي أَهْلَ النَّارِ رِيحُ فُرُوجِهِمْ۔ (مسند احمد) جو شراب کا عادی توبہ کئے بغیر مرجائے گا، اللہ اس کو غوطہ کا پانی پلائے گا، یہ وہ نہر جس میں بدکار عورتوں کی شرمگاہوں کا لہو بہتا ہے، شرابیوں میں اس قدر بدبو ہوگی کہ اس سے اہل جہنم بھی پریشان ہوجائیں گے۔

مزید فرمایا گیا کہ اللہ نے اپنے ذمہ ضروری کرلیا ہے کہ جو شخص دنیا میں نشہ آور چیز استعمال کرے، اس کو قیامت میں اہل جہنم کی پیپ پلائی جائے گی۔ (ابوداؤد: ۳۶۸۰)

ارشاد نبوی ہے: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ۔ (ابن ماجہ/۳۳۸۶)

شراب کا عادی مجرم جنت میں (بغیر سزا بھگتے) داخل نہیں ہوسکے گا۔

ایک حدیث قدسی میں یہ وارد ہوا ہے کہ اللہ رب العزت نے جنت تیار کرنے اور مزین کرنے کے بعد جنت کو خطاب کرکے فرمایا: وَعِزَّتِي: لَا يَدْخُلُكِ مُدْمِنُ خَمْرٍ۔ (کنز العمال: ۵/۱۴۱)

میری عزت کی قسم: شراب کا عادی مجرم (بغیر سزا پائے) یہاں داخل نہ ہوسکے گا۔

ایک حدیث میں فرمایا گیا: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا أَنْ يَتُوبَ۔ (ایضاً/۳۳۷۳)

جو دنیا میں شراب نوشی کرے گا، اور توبہ نہیں کرے گا، وہ آخرت کی شراب طہور سے محروم رہے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے: مَنْ مَاتَ وَهُوَ مُدْمِنُ خَمْرٍ، لَقِيَ اللهَ وَهُوَ مُسْوَدُّ الْوَجْهِ، مُظْلِمُ الْجَوْفِ، لِسَانُهُ سَاقِطٌ عَلَى صَدْرِهِ يَقْذَرُهُ النَّاسُ۔ (کنز العمال/۱۴۳: ۵) جو شراب کا عادی اسی حال میں مرجائے وہ اللہ سے اس طرح ملے گا کہ اس کا چہرہ سیاہ، دل تاریک، زبان سینہ پر لٹکی ہوئی ہوگی، لوگ اس سے گھن کررہے ہوں گے۔

حضرت عبداللہ بن عباس سے منقول ہے: مَنْ مَاتَ وَفِي بَطْنِهِ الْخَمْرُ، فَضَحَهُ اللهُ عَلَى رُؤُوسِ الْأَشْهَادِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (ایضاً) جو اس حال میں مرجائے کہ اس کے پیٹ میں شراب ہو، اللہ قیامت کے دن اسے برسر عام رسوا فرمائے گا۔

حضرت قیس بن سعدؓ سے منقول ہے: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ أَتَى عَطْشَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (کنز العمال: ۵/۱۳۸)

جو شراب پیتا ہے وہ قیامت کے دن پیاسا اٹھایا جائے گا۔

حضرت حسنؓ سے منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: يَلْقَى اللهُ شَارِبَ الْخَمْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِينَ يَلْقَاهُ وَهُوَ سَكْرَانُ فَيَقُولُ: وَيْلَكَ مَا شَرِبْتَ؟ فَيَقُولُ: اَلْخَمْرَ، فَيَقُولُ: أَلَمْ أُحَرِّمْهَا عَلَيْكَ؟ فَيَقُولُ: بَلَى، فَيُؤْمَرُ بِهِ إِلَى

النَّارِ۔ (کنزالعمال/۱۴۴:۵) شراب نوش نشہ کی حالت میں قیامت کے روز اللہ سے ملے گا، اللہ پوچھے گا: تیرا برا ہو، تو نے کیا پی رکھا ہے؟ وہ بولے گا: شراب، اللہ فرمائے گا: کیا میں نے تم پر شراب حرام نہیں کردی تھی؟ وہ کہے گا: کیوں نہیں، اس پر اللہ کی طرف سے اسے جہنم میں داخل کرنے کا حکم دیا جائے گا۔

نشہ آور چیزوں کے استعمال کے ساتھ نمازیں قبول نہیں ہوتیں

حضرت عبداللہ بن عمروؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: جس نے شراب پی اور نشہ آیا، اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں، اگر اسی حال میں مرجائے تو جہنم میں جائے گا اور اگر توبہ کرلے تو اللہ معاف کردے گا، اگر دوبارہ پیئے اور نشہ آجائے تو پھر چالیس دنوں کی نمازیں قبول نہیں ہوں گی اور توبہ کے بغیر موت آئی تو جہنم میں جائے گا، ہاں اگر توبہ کرے گا تو اللہ توبہ قبول فرمالے گا، پھر اگر سہ بارہ پیئے اور نشہ آجائے تو اللہ چالیس دنوں کی نمازیں قبول نہیں فرمائے گا، اگر اسی حال میں مرے گا تو جہنمی ہوگا، اور اگر توبہ کرے گا تو اللہ رحم فرمائے گا، اور اگر پھر یہ حرکت کی تو اللہ لازمی طور پر اس کو دوزخیوں کے جسم سے نکلنے والا لہو اور پیپ پلاکر رہے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے: اَلْخَمْرُ اُمُّ الْخَبَائِثِ، فَمَنْ شَرِبَهَا لَمْ تُقْبَلْ صَلَاتُهُ اَرْبَعِيْنَ يَوْماً، فَإِنْ مَاتَ وَهِيَ فِيْ بَطْنِهِ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً۔ (کنزالعمال/۱۳۸:۵) شراب تمام گناہوں کی جڑ ہے، جو اسے پیتا ہے اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں، اگر وہ اس حال میں مرجاتا ہے کہ شراب اس کے پیٹ میں ہے، تو وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔

منشیات کے نقصانات

جسمانی نقصان

نشہ کے جو نقصانات ہیں، وہ ظاہر ہیں، اس کا سب سے بڑا نقصان تو خود اس شخص کی صحت کو پہنچتا ہے، اطباء اس بات پر متفق ہیں کہ شراب اور منشیات ایک سست رفتار زہر ہے، جو آہستہ آہستہ انسان کے جسم کو کھوکھلا اور عمر کو کم کرتا جاتا ہے، انسان کی زندگی اس کے لئے ایک امانت ہے، انسان کے وجود سے نہ صرف اس کے؛ بلکہ سماج کے بہت سے اور لوگوں کے حقوق بھی متعلق ہیں، نشہ کا استعمال اس امانت میں خیانت کرنے کے مترادف ہے، اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نشہ آور اشیاء کے ساتھ ساتھ ایسی چیزوں سے بھی منع فرمایا، جو جسم کے لئے ''فتور'' کا باعث بنتی ہوں، یعنی ان سے صحت میں خلل واقع ہوتا ہو؛ چنانچہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے: ''نهى رسول الله عن كل مسكر و مفتر''۔ (ابوداؤد، حدیث نمبر: ۳۶۸۶)

مالی نقصان

منشیات کے نقصانات کا دوسرا پہلو مالی ہے، سیال منشیات ہوں یا جامد، قابل لحاظ قیمت کی حامل ہوتی ہیں، شراب کی ایک بوتل

اتنی قیمتی ہوتی ہے کہ خط غربت سے نیچے زندگی بسر کرنے والے لوگوں کا ایک کنبہ اس سے اپنی ایک وقت کی روٹی روزی کا سامان کر لیتا ہے، یہ تو معمولی نشہ آور اشیاء کا حال ہے، بعض منشیات تو اتنی قیمتی ہیں کہ ایک کیلو کی قیمت ایک کروڑ روپے ہوتی ہے، ہماری حکومت ایک مہلوک کے لئے ایک لاکھ روپے ایکس گریشیا دیتی ہے، اس طرح آپ کہہ سکتے ہیں کہ ایک کیلو ہیروئن کی قیمت ایک سو انسانوں کے برابر ہے، اس سے ہمارے عہد میں انسانی وجود کی ناقدری اور صحت و اخلاق کے لئے مخرب اشیاء کی 'قدر و قیمت' کا تقابل کر سکتے ہیں!

پھر منشیات کا استعمال تو آدمی اپنے اختیار سے شروع کرتا ہے؛ لیکن جب وہ گرفتار بلا ہو جاتا ہے تو آپ اپنے قابو میں نہیں رہتا، وہ اضطراراً منشیات کے خریدنے اور استعمال کرنے پر گویا مجبور ہوتا ہے، چاہے کھانے کو دو روٹی میسر نہ ہو، گھر کے لوگ بھوک اور فاقہ سے گذار رہے ہوں، علاج کے لئے پیسے میسر نہ ہوں؛ لیکن جو اس عادت کا اسیر ہوگا، وہ انسانی ضروریات کو پس پشت ڈال کر پہلے اپنی اس خوئے بد کو پورا کرنے کی کوشش کرے گا، اس لئے اسراف اور فضولی خرچی کا یہ بہت بڑا محرک ہے، نشہ خوری نے خاندان کے خاندان کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے، بڑی بڑی جائدادیں اور پُرشکوہ حویلیاں اس خود خرید زہر کے عوض کوڑی کی قیمت بِک چکی ہیں۔

سماجی نقصان

منشیات کی مضرتوں کا سماجی پہلو یہ ہے کہ انسان ایک سماجی حیوان ہے جس سے مختلف لوگوں کے حقوق اور ذمہ داریاں متعلق ہیں، ایک شخص باپ ہے تو اسے اپنے بچوں کی پرورش و پرداخت کرنی ہے، نہ صرف اس کے روزمرہ کی کھانے پینے کی ضروریات کو پورا کرنا ہے؛ بلکہ اس کی تعلیم کی بھی فکر کرنی ہے، وہ بیٹا ہے تو اسے اپنے بوڑھے ماں باپ اور اگر خاندان کے دوسرے بزرگ موجود ہوں تو ان کی پرورش کا بار بھی اٹھانا ہے، شوہر ہے تو یقیناً بیوی کے حقوق اس سے متعلق ہیں، بھائی ہے تو چھوٹے بھائی بہنوں کی پرورش اور شادی بیاہ کا فریضہ اسی کے کاندھوں پر ہے، نشہ انسان کو اپنے گردوپیش سے بے خبر اور غافل بنا دیتا ہے، اور اس بدمستی میں نہ اس کو لوگوں کے حقوق یاد رہتے ہیں، نہ اپنے فرائض و واجبات، بعض اوقات تو وہ ایسی حرکت کر بیٹھتا ہے کہ اپنے ساتھ دوسروں کی زندگی بھی تباہ و برباد کر دے، جیسے طلاق کے واقعات ہیں، طلاق کے بہت سے واقعات بالخصوص دیہی علاقوں میں اسی نوعیت کے ہوتے ہیں، جس کا خمیازہ اسے بھی بھگتنا پڑتا ہے اور اس سے زیادہ اس کی بیوی اور بچوں کو۔

اخلاقی نقصان

شراب کے نقصانات کا سب سے اہم پہلو اخلاقی ہے، نشہ کی بدمستی انسان سے ناکردنی کرا لیتی ہے اور ناگفتنی کہوا دیتی ہے، قتل، عصمت ریزی، ظلم و زیادتی، سب و شتم اور ہذیان گوئی باعزت لوگوں کی بے توقیری، کون سی بات ہے جو انسان نشہ کی حالت میں نہ کرتا ہو؟ ہوش کی کیفیت میں جس سے آنکھ ملانے کی بھی جرأت نہیں ہوتی، نشہ کی حالت میں اس پر ہاتھ اُٹھا دینا بھی قابل تعجب نہیں، اور معتدل حالت میں تنہائی میں بھی زبان پر جن باتوں کا لانا گراں خاطر ہو، نشہ کی حالت میں انسان اس سے زیادہ فحش اور خباثت آمیز گفتگو بے تکلف کرتا ہے، اسی لئے نشہ صرف برائی ہی نہیں؛ بلکہ برائیوں کی جڑ ہے اور محض ایک گناہ ہی نہیں؛ بلکہ سینکڑوں گناہوں کا سر

چشمہ ہے۔

غرض نشہ جسمانی، مالی، سماجی اور اخلاقی ہر پہلو سے انتہائی مضرت رساں چیز ہے، اس وقت نوع بنوع منشیات کی کثرت اور اس کے استعمال میں جو عموم پیدا ہو رہا ہے وہ حد درجہ تشویش ناک بات ہے، لوگوں نے منشیات کو نئے نئے خوبصورت نام دے دئے ہیں، گٹکے، چاکلیٹ اور مختلف دوسری اشیاء کے ساتھ نشہ کا نام لیے بغیر تھوڑا تھوڑا نشہ آور اجزاء کا طلبہ اور نوجوانوں کو عادی بنایا جاتا ہے، اور یہی چیز ان کو آئندہ منشیات کا باضابطہ خوگر بنا دیتی ہے، رسول اللہ نے خوب ارشاد فرمایا کہ میری اُمت میں بعض لوگ شراب پئیں گے؛ لیکن اس کو شراب کا نام نہیں دیں گے: ''یسمونھا بغیر اسمھا'' (نسائی، حدیث نمبر: ۵۶۵۸) نیز حضرت عبداللہ بن عباس ص سے مروی ہے کہ جس نے کسی کم عمر لڑکے کو شراب پلائی، جس کو حلال وحرام کا شعور نہیں، تو اللہ پر ضروری ہے کہ قیامت کے دن اسے لکھنا ہے۔
(جمع الفوائد: ۲/۹۷۳)

مغربی ملکوں میں شراب کی کثرت کی ایک اہم وجہ خاندانی نظام کا بکھراؤ بھی ہے، خاندانی روابط کے کمزور پڑ جانے اور رشتوں کے بکھر جانے کے باعث لوگ اپنی نجی زندگی میں ذہنی اور قلبی سکون سے محروم ہیں، اس لئے چند ساعت کے سکون کے لئے نشہ کرتے ہیں کہ کچھ تو قلب کا بوجھ ہلکا ہو، مشرقی معاشرہ میں زیادہ تر یہ چیز بغیر سمجھے بوجھے مغرب کی نقل اور فیشن کی دَین ہے، اب جرائم پیشہ اور مافیا گروہ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو نشہ کا عادی بنا کر ان کا استحصال کرتا ہے، ان کو اپنے مذموم مقاصد کے لئے آلۂ کار بناتا ہے اور ان سے نشہ کی تھوڑی مقدار کے عوض قتل وراہزنی، چوری اور عصمت فروشی کے کام لیتا ہے، تعلیم گاہوں میں منشیات کا بڑھتا ہوا رجحان ستم بالائے ستم اور نقصان بالائے نقصان کا مصداق ہے۔

اس برائی سے سماج کو بچانے کی تدبیر یہی ہے کہ ایک طرف لوگوں کو نشہ کے نقصانات کے بارے میں باشعور کیا جائے اور اس کے نقصانات سے ہر سطح پر آگاہ کیا جائے، دوسری طرف ان اسباب پر روک لگائی جائے جو منشیات کے پھیلنے میں مدومعاون ہیں، اگر شراب بیچنے کے پرمٹ بھی جاری کیے جائیں اور دوسری طرف شراب سے منع بھی کیا جائے تو یہ تو ایک مذاق ہوگا، جہاں قدم قدم پر شراب کی دکانیں کھلی ہوں، ہوٹلوں میں شراب بیچی، خریدی جاتی ہو، سرکاری تقریبات میں جام وسبو پیش کیے جاتے ہوں، وہاں شراب کی برائی کیوں کر لوگوں کے ذہن میں راسخ ہو سکے گی اور کیسے سماج کو اس لعنت سے نجات حاصل ہوگی؟

اس سے بڑی بدقسمتی اور کیا ہوگی کہ ملک کے حکمراں اور اربابِ اقتدار سرتا پا اس کی مضرتوں سے واقف ہیں، ملک کے دستور کے رہنما اُصول میں بھی مکمل شراب بندی کا ہدف رکھا گیا ہے، گجرات اور بہار کی ریاستوں نے شراب بندی نافذ کر کے ایک اچھی مثال قائم کی ہے، متحدہ آندھرا پردیش میں بھی آنجہانی این ٹی آر نے شراب بندی نافذ کی تھی، جس کو بعد کی حکومتوں نے ختم کر دیا، حکومتیں اس لیے اس پر پابندی لگانے کے حق میں نہیں ہیں کہ اس کی تجارت سے حکومت کو اپنی شاہ خرچیوں اور اربابِ اقتدار کو اپنی عشرت کوشیوں کے لیے ڈھیر سارا ٹیکس وصول ہو سکتا ہے۔ (منشیات اور ہمارا سماج، مولانا خالد سیف اللہ رحمانی)

منشیات کے رواج کے بنیادی اسباب ومحرکات

(۱) ایمانی جذبہ اور خوف خدا کی کمی

(۲) اخلاقی تعلیم وتربیت کا فقدان

(۳) بے کاری اور بڑھتی ہوئی بے روزگاری

(۴) بری صحبت

(۵) یورپ کی اندھی نقالی اور غلامی

(۶) بے شعوری میں نشہ آور گولیوں کا مقوی دوا سمجھ کر استعمال

(۷) ذہنی پریشانیاں اور خانگی جھگڑے

(۸) فلمی ایکٹرس کی نقل

سماج کو نشے کی لعنت سے بچانے کی بنیادی تدبیریں

(۱) ایمانی جذبات اور اللہ کا خوف بیدار کرنا

(۲) موثر دینی واخلاقی تربیت

(۳) قرآنی ودینی تعلیم

(۴) بے کاری اور بے روزگاری کے خاتمے کی کوشش

(۵) بری صحبت سے گریز اور اچھی صحبت کا التزام

(۶) شراب نوشی کی سزا کی تنفیذ

(۷) ٹھوس اور منصوبہ بند مسلسل منشیات مخالف اصلاحی مہم

سماج سے منشیات کی لعنت ختم کرنے کے لیے سماج کے مصلحین کی طرف سے مسلسل منصوبہ بند مہم چلائی جائے، افسوس کا مقام یہ ہے کہ سماجی اصلاح کا علم اٹھانے والے افراد اور تحریکات کی طرف سے منشیات سے پاک سماج کی تشکیل دینے کی سمت میں کوئی ٹھوس اور موثر اقدام نہیں ہو رہا ہے، نہی عن المنکر اس امت کے امتیازات میں سے ہے، اور اس فرض کی ادائیگی کے بغیر اس لعنت پر قدغن نہیں لگائی جاسکتی۔ وما علینا الا البلاغ

نوٹ: اس مواد کو تیار کرنے میں مختلف اہل علم کے مضامین خاص طور پر مولانا ڈاکٹر محمد اسجد قاسمی ندوی صاحب کے رسالہ "منشیات اور شراب اسباب ومحرکات، شرعی ہدایات، سدباب کی تدبیریں" سے استفادہ کیا گیا ہے اور اقتباسات نقل کیے گئے ہیں۔